يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن و سنت اور علما اُمت کی توضیحات کی روشنی میں





تالیف

فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبد الحکیم حسان حفظہ اللہ

ترجمہ و تخریج

فضیلۃ الشیخ ابو سیاف اعجاز احمد تنویر حفظہ اللہ

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّی وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علماء کی توضیحات کی روشنی میں

تالیف:
فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبد الحکیم حسان حفظہ اللہ
تفہیم وتعلیق:
ابو سیاف اعجاز تنویر



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://www.muwahideen.co.nr
Email: salafi.man@live.com

جنگ زبان سے بھی ہوتی ہے اور عمل سے بھی

مشورہ دینا تعاون کی (سب سے) بڑی صورت ہے:

علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ اپنی تصنیف "المغنی" کی کتاب الجہاد میں ان اقسام واصناف کا تذکرہ کرتے ہیں جن کو میدان میں قتل کرنا منع ہے۔ مثلاً خواتین، بوڑھے افراد، لنگڑے اور معذور افراد، مذہبی پیشوا اور بچے وغیرہ۔ عام طور پر یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو جنگ نہیں کرتے۔ اس قسم کے افراد کا تذکرہ کرنے کے بعد رقمطراز ہے:

وَمَنْ قَاتَلَ مِمَّنْ ذَكَرْنَا جَمِيعَهُمْ جَازَ قَتْلُهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ امْرَأَةً أَلْقَتْ رَحًى عَلَى مَحْمُودِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَمَنْ كَانَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الرِّجَالِ الْمَذْكُورِينَ ذَا رَأْيٍ يُعِينُ فِي الْحَرْبِ جَازَ قَتْلُهُ، لِأَنَّ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ قُتِلَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَهُوَ شَيْخٌ لَا قِتَالَ فِيهِ وَكَانُوا خَرَجُوا يَتَيَمَّنُونَ بِهِ وَيَسْتَعِينُونَ بِرَأْيِهِ، فَلَمْ يُنْكِرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَهُ، وَلِأَنَّ الرَّأْيَ مِنْ أَعْظَمِ الْمَعُونَةِ فِي الْحَرْبِ۔"[100]

"ہم نے پہلے جن افراد (عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور لاغروں وغیرہ کا تذکرہ کیا ہے ان تمام اقسام کے افراد کو قتل کرنا اس وقت جائز ہے جب یہ خود لڑائی میں حصہ لیں۔ اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بنی قریظہ کے دن ایک عورت کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا، جس نے سیدنا محمود بن مسلمہ پر چکی کا پاٹ گرا دیا تھا۔[101] اسی طرح جو

100 المغنی لابن قدامۃ=کتاب الجہاد: 8/478 - مطبوعۃ عالم الکتب

101 زیادہ درست بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ غزوۂ بنی قریظہ کے دن جو صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم چکی کے پاٹ سے شہید ہوئے تھے وہ سیدنا خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن صامت خزرجی رضی اللہ عنہ تھے۔ سیدنا محمود بن مسلمہ رضی اللہ عنہ غزوۂ بنی قریظہ کے دن شہید نہیں ہوئے تھے۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ ابن اسحاق سے نقل کرتے ہیں--ابن اسحاق کہتے ہیں: مجھے یہ حدیث محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کی ہے۔ محمد بن جعفر، عروہ بن زبیر سے بیان کرتے ہیں۔ عروہ بن زبیر اپنی خالہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: لَمْ يُقْتَلْ مِنْ نِسَائِهِمْ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ -- قَالَتْ وَاللّٰهِ إِنَّهَا لَعِنْدِي تُحَدِّثُ مَعِي تَضْحَكُ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَرَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَتَلَ رِجَالَهَا فِي السُّوقِ۔ إِذْ هَتَفَ هَاتِفٌ بِاسْمِهَا: أَيْنَ فُلَانَةُ؟ قَالَتْ: أَنَا وَاللّٰهِ! قَالَتْ: قُلْتُ لَهَا: وَيْلَكِ مَا لَكِ؟ قَالَتْ: أُقْتَلُ. قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَتْ لِحَدَثٍ أَحْدَثْتُهُ۔ قَالَتْ: فَانْطُلِقَ بِهَا فَضُرِبَتْ عُنُقُهَا۔ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ: فَوَاللّٰهِ إِمَّا أَنْسَى عَجَبًا مِنْهَا طِيبَ نَفْسِهَا وَكَثْرَةَ ضَحِكِهَا وَقَدْ عَرَفَتْ أَنَّهَا تُقْتَلُ۔ (البدایۃ والنہایۃ=3/144، صحیح ابی داؤد=کتاب الجہاد: باب فی قتل النساء، الحدیث:2325)

"بنو قریظہ کی خواتین میں سے سوائے ایک خاتون کے کسی کو قتل نہیں کیا گیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: وہ میرے پاس تھی اور میرے ساتھ باتیں کرتی رہی۔ باتوں کے دوران ہنستے ہوئے وہ دائیں بائیں اور آگے پیچھے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔ ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاندان کے مردوں کو (بدعہدی اور غداری کی سزا کے طور پر) قتل کر رہے تھے۔ اچانک ایک آواز دینے والے نے اس کا نام لے کر آواز دی: فلاں عورت کہاں ہے؟ وہ فوراً بولی: اللہ کی قسم! میں ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اس سے پوچھا: تیری بربادی ہو، تیرا کیا معاملہ ہے؟ تیرا نام لے کر تجھے کیوں آواز دی گئی ہے؟ اس نے کہا: میں عنقریب قتل کر دی جاؤں گی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے پوچھا آخر کس لیے؟ اس نے کہا: اس لیے کہ میں نے ایک 'انوکھا کام' کیا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اس کو پھر لے جایا گیا اور اس کی گردن تن سے جدا کر دی گئی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھے اُس کا معاملہ کبھی نہیں بھولتا۔ اُس کا معاملہ بڑا عجیب تھا۔ بالکل خوش باش تھی۔ کھلکھلا کر مسکرا رہی تھی۔ جبکہ اس کو معلوم تھا کہ تھوڑی دیر بعد مجھے قتل کیا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا عورت کے بارے میں ابن اسحاق فرماتے ہیں: "یہی وہ عورت تھی جس نے چکی کا پاٹ ایک چھت سے گرا کر سیدنا خلاد بن سوید رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا تھا۔ پھر خلاد بن سوید کے بدلے رسول اللہ نے اس کو قتل کروایا تھا۔" (حوالہ کے لیے دیکھیے البدایۃ والنہایۃ=3/144) جبکہ سنن ابی داؤد کے شارح امام خطابی رحمہ اللہ اس مذکورہ بالا عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: "کہا جاتا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے آپ کو گالیاں دیا کرتی تھی" یہی وہ "انوکھا کام" تھا جو اس نے سرانجام دیا ہوا تھا (حوالہ کے لیے دیکھیے معالم السنن للخطابی 4/14)

شخص مذکورہ افراد (معذور اور خواتین وغیرہ) میں سے ہوں مگر صاحب الرائے ہو۔یعنی ایک اچھی رائے اور کارگر مشورہ کے ساتھ وہ جنگ میں کافروں کی مدد کرتا تو اس کو قتل کرنا بھی جائز ہے۔یہی وجہ ہے کہ جو ہوازن قبیلہ کے ایک بوڑھے سردار اور انتہائی زیرک و معاملہ فہم شخص دُرید بن صِمّہ کو جنگ حنین میں قتل کیا گیا تھا۔حالانکہ وہ بہت بوڑھا آدمی تھا۔اس میں لڑنے کی ذرا بھی سکت نہ تھی۔لیکن جب بنو ہوازن رسول اللہ ﷺ کے مدمقابل نکلے تو وہ اپنے اس بوڑھے شخص کو باعث برکت سمجھتے اور اس کی جنگی واقفیت سے اس کا تعاون حاصل کرتے تھے۔جب اس کو قتل کیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے قتل پر کوئی تنقید اور انکار ظاہر نہیں فرمایا تھا۔[102] حالت جنگ میں رائے اور مشورہ دینا تعاون اور مدد کی سب سے بڑی صورت ہے۔"

الغرض مذکورہ بالا دونوں اسباب میں سے کوئی بھی سبب ہو۔یہ بات تو واضح ہے کہ اس عورت کو بلاوجہ قتل نہیں کیا گیا تھا۔اس نے قولاً یا فعلاً مسلمانوں کے خلاف حصہ لیا، تو اس کو قتل کیا گیا تھا۔اگر وہ باقی عورتوں کی طرح کسی طرح جنگ میں پارٹی سپیٹ (Prticipate) نہ کرتی تو اس کو باقی عورتوں کی طرح قتل نہ کیا جاتا۔

اس موقع پر دوسری وضاحت یہ ہے کہ علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ نے جو یہ کہا ہے کہ "بنو قریظہ کی عورتوں میں سے صرف ایک عورت کو قتل کیا گیا تھا۔اس لیے کہ اس نے سیدنا محمود بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے اوپر چکی کا پاٹ گرا کر قتل کر دیا تھا۔علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ کو یہاں "خلاد بن سوید رضی اللہ عنہ کی جگہ محمود بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کا جو تسامح ہوا ہے۔اس کی وجہ کچھ یوں سمجھ آتی ہے کہ دراصل محمود بن مسلمہ بھی چکی کے پاٹ ہی سے شہید ہوئے تھے۔مگر ان کے اوپر چکی کا پاٹ غزوۂ بنی قریظہ میں نہیں بلکہ غزوۂ خیبر میں گرا گیا تھا۔اس کی تفصیل اس طرح ہے:

رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا والد اور متعصب یہودی حیی بن اخطب کسی جانور کی کھال میں بہت زیادہ خزانہ ڈال کر بنو قریظہ کی جلاوطنی کے ساتھ مدینہ سے ساتھ لایا تھا۔وہ خزانہ کنانہ بن ابو الحقیق کے پاس تھا۔غزوۂ خیبر میں جب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے فتح ہو چکی تو رسول اکرم ﷺ نے یہودی سردار کنانہ بن ابو الحقیق سے پوچھا: وہ بنو نضیر والا خزانہ کدھر ہے؟ اس نے وہ خزانہ ایک نامعلوم مقام پر چھپایا ہوا تھا۔مگر رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا کہ اسے خزانے کے بارے میں کوئی علم ہے۔اس کے بعد ایک یہودی نے آکر بتایا کہ میں کنانہ کو روزانہ ایک ویرانے میں چکر لگاتے ہوئے دیکھتا تھا۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے کنانہ سے فرمایا: یہ بتاؤ کہ اگر ہم نے یہ خزانہ تمہارے پاس سے برآمد کر لیا، پھر تو ہم تجھے قتل کرنے میں حق بجانب ہوں گے نا؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے ویرانہ کھودنے کا حکم دیا۔وہاں سے کچھ خزانہ برآمد ہو گیا۔پھر باقیماندہ خزانے کے بارے میں آپ ﷺ نے اس سے دریافت کیا۔اس نے پھر جھوٹ بولا اور کچھ بتانے سے انکار کر دیا۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے اسے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا اور فرمایا: اسے سزا دو۔یہاں تک کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ سب کچھ ہمیں حاصل ہو جائے۔سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کے سینے پر چقماق پتھر کی چند ضربیں لگائیں (چقماق وہ پتھر ہے جس کو رگڑنے سے آگ نکلتی ہے) یہاں تک کہ اس کی جان پر بن آئی۔مگر وہ اپنے جھوٹ، ضد اور ہٹ دھرمی پر قائم رہا۔بقول شاعر

جھوٹ بولا ہے تو اس پر قائم بھی رہو غالب

آدمی کو صاحب کردار ہونا چاہیے

بالآخر رسول اللہ ﷺ نے اسے یہودی طاغوت کعب بن اشرف کو قتل کرنے والے مشہور صحابی رسول ﷺ سیدنا محمد بن مسلمہ کے حوالے کر دیا۔سیدنا محمد بن مسلمہ نے اپنے بھائی محمود بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے بدلے اس کی گردن ماری دی۔اس لیے کہ سیدنا محمود بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سایہ حاصل کرنے "قلعہ ناعم" کی دیوار کے نیچے بیٹھے تھے کہ کنانہ بن ابو الحقیق نے ان پر چکی کا پاٹ گرا کر شہید کر دیا۔

یہودیوں کے خیبر میں آٹھ بڑے بڑے اور مضبوط قلعے تھے، جن میں وہ سکونت پذیر تھے۔ان میں سے سب سے بڑا اور مضبوط قلعہ "قلعہ ناعم" تھا۔یہودیوں کے آٹھ قلعوں میں سے یہ پہلے نمبر پر تھا۔یہ قلعہ اپنے محل وقوع کی نزاکت اور اسٹریٹجی کے لحاظ سے یہود کی پہلی دفاعی لائن (front line) کی حیثیت رکھتا تھا۔یہی قلعہ مرحب نامی اس شہ زور اور جانباز یہودی کا تھا۔جسے ایک ہزار مردوں کے برابر مانا جاتا تھا۔(حوالہ کے لیے دیکھیے الرحیق المختوم صفحہ :598،204) تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ نے اس وجہ سے غزوۂ بنی قریظہ کے ضمن میں محمود بن مسلمہ کا نام لے لیا کہ انھیں بھی چکی کے پاٹ سے شہید کیا گیا تھا۔یہ تو بجا ہے مگر غزوۂ بنی قریظہ میں شہید ہونے والے صحابی رسول ﷺ کا نام خلاد بن سوید رضی اللہ عنہ ہے اور غزوۂ خیبر میں چکی کے پاٹ سے شہید ہونے والے کا نام محمود بن مسلمہ رضی اللہ عنہ ہے۔(وَاللهُ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَصْوَبُ)

102 حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے مسند البزار کے حوالے سے حسن سند کے ساتھ درید بن صمہ کے قتل کا واقعہ یوں بیان کیا ہے: جب مشرکین شکست کھا چکے تو درید بن صمہ بھی چھ سو (۶۰۰) افراد کے ساتھ بھاگ کھڑا ہوا۔یہ لوگ ایک پہاڑی ٹیلے پر کھڑے تھے کہ اچانک انہوں نے ایک فوجی دستہ اپنی طرف آتے دیکھا۔بوڑھا درید بن صمہ بولا: ان لوگوں کو میری طرف آنے دو۔میں ان کو سنبھال لوں گا۔قریب آنے پر اس نے دیکھا تو کہنے لگا: یہ تو بنو قضاعہ قبیلہ کے لوگ ہیں۔ان سے کوئی خطرہ نہیں۔اس کے بعد ان لوگوں نے ایک اور فوجی دستہ اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو درید بن صمہ نے کہا: یہ تو بنو سلیم کے لوگ ہیں۔پھر اس نے ایک شہسوار کو اپنی طرف آتے دیکھا تو اس نے کہا: اس کو میری طرف آنے دو، میں اس کا مقابلہ کروں گا۔اس کے ساتھیوں نے بتایا یہ آنے والا شہسوار اپنے سر پر سیاہ پگڑی باندھے